Biannual Research Journal
AL-IDAH
Published by
SHAYKH ZAYED ISLAMIC CENTRE
UNIVERSITY OF PESHAWAR
PESHAWAR PAKISTAN
ISSN (Print) : 2075-0307
ISSN (Online) : 2664-3375
OPEN ACCESS
الإيضاح
شیخ زاید مرکز اسلامی جامعہ پشاور
www.al-idah.pk
JAN-JUNE 2022
VOL:40 ISSUE:1

اسلام میں وبائی اور متعدی امراض سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر کا تصور

The Concept of Precautionary Measures against Viral/Contagious Diseases in Islam

Issue: *http://www.al-idah.pk/index.php/al-idah/issue/view/36*

URL: *http://www.al-idah.pk/index.php/al-idah/article/view/701.*

Article DOI: *https://doi.org/10.37556/al-idah.040.01.0701.*

Author(s): Muhammad Asif
Phd Scholar, Islamia University Bahawalpur Email: qariasif335@gmail.com

Muhammad Munir Azhar
Assistant professor, Islamia University Bahawalpur Email: munirazher@iub.edu.pk

Citation:
Muhammad Asif and Muhammad Munir Azher 2022. The Concept of Precautionary Measures against Viral/Contagious Diseases in Islam. Al-Idah . 40, - 1 (Mar. 2022), 234 - 248.

Received on: 08 – Oct - 2021
Accepted on: 29 – Dec - 2021
Published on: 15 – March - 2022

Publisher:
Shaykh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar, Al-Idah – Vol: 40 Issue: 1 / Jan – June 2022/ P. 234 - 248.

cc BY

Islamic Research Index

Crossref

DOAJ DIRECTORY OF OPEN ACCESS JOURNALS

INTERNATIONAL Scientific Indexing

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL

Abstract:
During a pandemic, mankind suffers a lot which arises the need to find out the teachings of Islam during such dire circumstances since Islam is a complete code of conduct, it provides guidance in all situations. On the one hand, it ordains to exercise cure/treatment and precaution and on the other hand, it encourages patience and hope of reward from Allah Almighty in case of Being affected by these calamities, Every Muslim believes that his/her hour of death is fixed and no matter what the circumstances be, he should always remain optimistic seeking the divine mercy of Allah. This article is an attempt to elucidate the Islamic view point regarding the epidemic and non-epidemic diseases and the precautions to be taken in order to prevent them. And there will be a research review on the precautionary measures against the corona virus and many other similar diseases in the current era.

Key Words:
Concept, Precautionary Measures, Viral/ Contagious, Islam.

" انسانی تاریخ کے مطالعے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو تی ہے کہ اس خطہ ارضی پر پریشانیاں، تکالیف، مصیبتیں اور مختلف قسم کی وبائی امراض کا وقوع ہوا ہے جن کی وجہ سے ہزاروں نہیں بلکہ کروڑوں انسان لقمہ اجل بن گئے۔ایک مسلمان کے لیے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں خیر سے خالی نہیں ہوتے اگر اس کو کوکسی مصیبت اور پریشانی میں مبتلا کیا جاتا ہے تو بھی اس کے لئے آزمائش ہوتی ہے اور اگر راحت وسکون کا حصول ہو تو بھی آزمائش ہوتی ہے۔چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کا معاملہ بھی لائق تعجب ہے اگر اسے خوشی نصیب ہو تو شکر بجالاتا ہے جو اس کے لیے بھلائی کا سبب ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے جو اس کے لیے بھلائی کا سبب ہے اور یہ خصوصیت صرف مسلمان کو حاصل ہے۔[۱] اور بعض اوقات امراض وآفات کا وقوع انسانی اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے جب معاشرے میں بے حیائی و عریانی اور اللہ تعالی کی نافرمانی اس حد تک بڑھ جائے کہ برائی کا احساس تک ختم ہو جائے تو اللہ تعالی اس خطہ ارضی کو مختلف قسم کی وباؤں اور آفات میں مبتلا کر دیتے ہیں تاکہ انسان گناہوں سے باز آجائے اور اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے والا بن جائے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون۔[۲] مرض وآفات کی صورت میں جو وبائیں پھوٹتی ہیں وہ پوری انسانیت کا نقصان کرتی ہیں اور ان میں بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہو جاتا ہے اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے اس نے ایسے کٹھن اور مشکل حالات میں بھی رہنمائی فرمائی ہے،ایک طرف علاج اور

احتیاط کے احکام دیے تو دوسری طرف ان بلاؤں سے متاثر ہونے کی صورت میں صبر اور اللہ تعالی سے اجر کی امید رکھنے کی ترغیب دی ہے۔ہر مسلمان اس بات پر ایمان ویقین رکھتا ہے کہ موت کا وقت متعین ہے اور حالات جیسے بھی ہوں اسے صبر وشکر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا ہے ایسے حالات میں اسلامی تعلیمات میں جو رہنمائی موجود ہے اس سے استفادہ کی ضرورت ہےاس مقالہ میں امراض کے متعدی ہونے یا نہ ہونے اور ان سے بچاؤ کے لیے اختیار کی جانے والی احتیاطی تدابیر کے حوالے سے اسلام کا نقطۂ نظر بیان کیا جائے گا اور وباؤں سے متعلق صحابہ کرام کا تعامل اور موجودہ دور میں کرونا وائرس اور اس جیسی دیگر متعدی امراض سے بچاؤ کے لئے احتیاطی تدابیر سے متعلق ایک تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

انسانیت پہلے بھی کئی قسم کی آفات میں مبتلا ہوتی رہی ہے عام طور پر یہ وبائیں اور بیماریاں کسی خاص علاقے کو متاثر کرتی تھیں لیکن ۲۰۱۹ میں آنے والی وباء کرونا وائرس (covid 19) نے تقریبا سبھی خطوں اور ملکوں کو متاثر کیا اس مالک کی قدرت دیکھیں کہ ایک غیر مرئی مخلوق نے نظام زندگی درہم برہم کرکے رکھ دیا اور یہ کیفیت اللہ رب العزت کی لامحدود قوت پر دلالت کرتی ہے۔اس متعدی مرض کے اثرات کے حوالے سے مذہبی اور غیر مذہبی طبقہ کے نظریات وافکار میں تضاد پایا جاتا ہے۔غیر مذہبی لوگ اس سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے پر بہت زور دیتے ہیں اور ان کے ہاں توکل وغیرہ کا کوئی تصور موجود نہیں ان کا زور اسباب اختیار کرنے پر ہے۔ جبکہ مذہبی لوگوں کے عقائد و نظریات ان سے مختلف ہیں، مذہبی لوگ اللہ پر توکل رکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مرض از خود کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا کسی بھی بیماری میں از خود متعدی ہونے کی صلاحیت نہیں بیماری کا آگے لگ جانا یہ دیگر اسباب کی طرح ایک سبب ہے جو بعض دفعہ حکم الہی سے موثر ہو جاتا ہے۔

اس بات پر اتفاق کے بعد مذہبی لوگ امراض کے متعدی ہونے کے حوالے سے آپس میں دو قسم کے نظریات میں تقسیم ہیں۔ بعض کے نزدیک کرونا اور اس جیسی دیگر وباؤں میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنا توکل علی اللہ اور ایمان باللہ کے منافی ہے، جبکہ بعض کے نزدیک احتیاطی تدابیر اختیار کرنا عین اسلام ہے۔یعنی ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اگرچہ مرض اللہ کے حکم سے ہی لاحق ہوتا ہے لیکن متعدی امراض میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں ہے، دین اسلام اللہ تعالی کی طرف سے عطیہ خداوندی ہے اس میں ہمارے لئے زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی ملتی ہے اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اسلام انسانیت کی تمام حالات میں رہنمائی کرتا ہے حتی کہ اگر کوئی آدمی مریض ہے تو اس کے حالات کے مناسب احکامات میں تخفیف کا حکم بھی دیتا ہے۔چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

(لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ) ۳

"نابینا آدمی پر، لنگڑے پر اور بیمار پر ـــ ان احکام میں۔ کوئی حرج نہیں"۔

اور فرمایا: (فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) ۴

''اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کر لے''۔

ان دونوں آیات میں اللہ تعالی نے مرض کی وجہ سے مریض کے لیے کسی حد تک رعایت کی ہے،اسی طرح اگر کسی وجہ سے آدمی مسجد تک نہیں پہنچ سکتا یا مسجد جانے کی وجہ اسے یا کسی اور کو کوئی خطرہ لاحق ہو سکتا ہو تو وہ گھر میں نماز ادا کر سکتا ہے۔

صدر الدین اصلاحی فرماتے ہیں:

''اسلام ایسی شاہراہ ہے جس پر چل کر انسان اپنے مقصد وجود کو ٹھیک ٹھیک پورا کر سکتا ہے اور اپنے فریضہ حیات کو صحیح طور پر بجالا سکتا ہے ،اسلام انسانی فطرت کو ذرا بھی نظر انداز نہیں کرتا بلکہ اس کی بنیاد ٹھیک فطرت پر ہے اور اس کی تعلیمات دراصل اسی فطرت کے مکمل تقاضوں کی تفصیل اور اسی کی مبینہ صداؤں کی توضیح ہیں ،حقیقت واقعی یہی ہے کہ اسلام انسانی فطرت کو بال برابر بھی نظر انداز نہیں کرتا''۔۵

اسلامی تعلیمات ہمیں نہ تو مرض کو نظر انداز کرنے کا حکم دیتی ہیں اور نہ ہی علاج اور احتیاط سے منع کرتی ہیں۔علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت میں تھا کہ خود اپنا علاج کرتے اور دوسروں کو بھی علاج کی ہدایت فرماتے چنانچہ متعلقین خاندان اور اصحاب کو علاج کرنے کی ہدایت فرمائی صحیح حدیث میں علاج کرنے کا حکم موجود ہے یہ حکم توکل کے منافی نہیں ہے اس کی منافات توکل کا بالکل وہی حال ہے جیسا کہ بھوک کے وقت غذا کا استعمال پیاس کے وقت مشروب گرمی سے بچاؤ کے لئے ٹھنڈی چیزوں کا استعمال اور ٹھنڈک سے روک میں گرم چیزوں کا برتنا توکل کے منافی نہیں پھر علاج اور شفاء کا حصول کس طرح منافی ہوگا''۔۶

بیماری، احتیاط اور علاج سے متعلق شریعت کی تعلیمات نہایت واضح ہیں۔ ''ایک دفعہ چند اعرابیوں نے پوچھا کہ اللہ کے رسول! کیا ہم (بیماریوں کا) علاج کریں؟آپؐ نے فرمایا''ہاں، اللہ کے بندو! علاج کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس کی دوا بھی ضرور پیدا کی ہے، سوائے ایک بیماری کے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی بیماری ہے؟آپؐ نے فرمایا: بڑھاپا''۷۔

شریعتِ اسلامیہ میں احتیاط کے ساتھ ساتھ مختلف طریقہ ہائے علاج بھی بتائے گئے ہیں، شہد کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

(يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ)۸ ''ان (شہد کی مکھیوں) کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں''۔

حدیث شریف میں کلونجی سے متعلق فرمایا گیا: ’’ان سیاہ دانوں میں ہر بیماری سے شفا ہے، سوائے سام (موت) کے۔۹

علاج کرنا سنتِ رسول ﷺ بھی ہے‘‘۔ ’’غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کو لگنے والے زخموں میں بوریا جلا کر اس کی راکھ بھری گئی تھی‘‘۔۱۰

متعدی امراض میں پیغمبر ﷺ کی ہدایت۔

فرامین رسول ﷺ میں بیماریوں کی صورت میں مختلف قسم کی ہدایات دی گئی ہیں ان میں سے چند بیماریوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

(۱) جذام:

شریعت مطہرہ میں وبائی امراض سے متعلق بھی مکمل رہنمائی کی گئی ہے، صحابہ کرامؓ سے بیعت کے ضمن میں حضرت شریدؓ بن سوید ثقفی سے روایت ہے کہ ثقیف کے وفد (جو نبی کریمؐ سے بیعت کے لیے حاضرِ خدمت ہوا تھا) میں ایک جذامی شخص تھا، نبی اکرم ﷺ نے اسے کہلا بھیجا کہ تم لوٹ جاؤ، ہم نے تمہاری بیعت لے لی‘‘۔۱۱

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

’’جذامیوں (کوڑھیوں) کی طرف لگاتار مت دیکھو‘‘۔۱۲

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم کسی کوڑھی سے بات کرو اپنے اور اس کے درمیان ایک سے دو تین تیر کے برابر فاصلہ رکھا کرو۔۱۳

ایک سے دو تیر کے برابر فاصلہ کا مطلب ایک سے ڈیڑھ میٹر کا فاصلہ ہے۔ مریض کے منہ سے نکلنے والے جراثیم دوسرے تک نہیں پہنچ پاتے، لیکن مریض اگر کھانس رہا ہو یا چھینک رہا ہو تو زور سے خارج ہونے والی ہوا کی وجہ سے جراثیم کو زیادہ دور تک پہنچا سکتا ہے، اس اضافی خطرے کا بندوبست کرتے ہوئے ہدایت فرمائی گئی کہ چھینک مارتے وقت اور کھانستے وقت منہ کے آگے کپڑا یا ہاتھ رکھ لیا جائے تاکہ جراثیم دور تک نہ جا سکیں، اس دور رہنے اور قرنطینہ کا اصول اسلام نے ہی مرحمت فرمایا ہے۔

(۲) خارشی اونٹ:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا" بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے (تاکہ بیماری اس میں منتقل نہ ہو سکے)۔۱۴ (۳) طاعون:

ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ سے طاعون کے متعلق سوال ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ جس پر چاہتا تھا، اسے بھیجتا تھا۔ پھر اللہ نے اسے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا، کوئی بھی بندہ اگر کسی ایسے شہر میں

ہے جس میں طاعون کی وبا پھوٹی ہوئی ہے اور اس میں ٹھہرا ہے اور اس شہر سے بھاگا نہیں، صبر کیے ہوئے ہے اور اس پر اجر کا امیدوار ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی ہے جو اللہ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے (یعنی موت) تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔۱۵اس حدیث شریف کی تشریح میں علما کرام کا اتفاق ہے کہ یہاں طاعون سے مراد تمام اقسام کے وبائی امراض ہیں۔

اسی طرح ایک حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے استفسار فرمایا کہ تم شہید کسے سمجھتے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے جواب دیا: جو اللہ کی راہ میں مارا جائے، وہ شہید ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر شہید کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا "جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اللہ کی راہ میں (مثلاً حج یا کسی نیک کام کے لیے نکلے مگر تکمیل سے قبل ہی) مر جائے وہ بھی شہید ہے، جو طاعون (وبائی امراض) میں مرے وہ بھی شہید ہے، جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے، جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے"۱۶

بخاری شریف میں روایت ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اس میں اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک بڑا عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا اسی طرح ان لوگوں پر یہ عذاب مسلط ہوا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ جب تم کو اس بیماری کا پتہ چلے کہ فلاں مقام پر ہے تو اس بیماری کے ہوتے ہوئے وہاں نہ جاؤ اور اگر کسی ایسی جگہ پر عذاب آ جائے جہاں تم پہلے تھے تو اس سے بچاؤ کے لیے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلو، بچانے والا اللہ ہی ہے"۱۷نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "طاعون سے مرنا ہر مسلمان کے لئے اللہ کی راہ میں جان دینا ہے"۔۱۸

مگر نبی کریم نے جس علاقے میں بیماری پہلے سے موجود ہو داخل ہونے سے منع فرمایا ہے اور جس جگہ یہ بیماری پھیل گئی ہو وہاں سے دوسرے ایسے علاقے میں جہاں یہ بیماری نہ ہو بھاگ کر جانے سے بھی روکا تاکہ غیر متاثر علاقے متاثر نہ ہوں اس لئے کہ جن علاقوں میں یہ بیماری پھیلی ہوئی ہے وہاں داخلہ کا مطلب یہ ہے کہ آپ خود کو اس بلا کے سامنے پیش کر رہے ہیں جہاں موت اپنا منہ کھولے کھڑی ہے خود کو اس کے سپرد کر رہے ہیں اور یہ خود اپنے کے خلاف موت کی مدد کرنا ہے یہ ساری چیز خودکشی کے مترادف ہے اور اپنی ہوش حواس میں ایسی زمین اور علاقے میں داخل ہونے سے پرہیز کرنا اس احتیاط اور پرہیز میں شمار ہوگا جس کا حکم خدائے پاک نے دیا ہے اور انسان کو اس رہنمائی کا لحاظ رکھنا چاہیے ،ایسی جگہ سے دور رہنا ایسی فضا اور آب و ہوا سے بچنا چاہیے جہاں اس قسم کی بلاؤں کا زور ہو۔۱۹

صحابہ کرام کا عمل

"حضرت عمر فاروق شام کی ایک مہم پر روانہ ہوئے جب آپ سرغ نامی ایک علاقے میں پہنچے تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی کی ملاقات ان سے ہوئی،ان لوگوں نے اطلاع دی کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے اس خبر کو سن کر لوگوں میں چہ مہ گویاں شروع ہوئیں کہ ہمیں آگے بڑھنا چاہیے یا لوٹ جانا چاہیے۔آپ نے ان حالات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ مہاجرین اولین کے افراد جو شریک مہم ہیں بلا کر لائیے چنانچہ وہ ان کو بلا لائے آپ نے ان کے سامنے صورتحال مشورہ کے لئے رکھی وہ لوگ کسی ایک بات پر متفق نہیں ہوئے، کسی نے کہا ہم ایک بڑی مہم پر نکلے ہیں اس لیے ہمیں اس مہم کو سر کیے بغیر واپس نہ جانا چاہئے ،دوسروں کا مشورہ آیا کہ امت کے برگزیدہ اشخاص آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کو اس وبا میں جانے کا مشورہ نہ دیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اچھا آپ لوگ جائیں، پھر آپ نے انصار کو طلب فرمایا: میں ان کو بلا لایا ان کے سامنے بھی یہ بات رکھی،ان کی روش بھی وہی رہی جو مہاجرین کی تھی ان میں بھی اختلاف رہا،ہاں پھر آپ نے ان کو بھی مجلس سے چلے جانے کا حکم دیا پھر آپ نے مجھ سے کہا جو فتح مکہ میں جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ان کو بلایا جائے، میں نے انہیں بلایا وہ اختلاف کا شکار نہیں رہے انہوں نے کہا کہ بہتر ہے کہ آپ واپس چلے جائیں اور ان برگزیدہ ہستیوں کو وبا کی بھینٹ نہ چڑھائیں اس کے بعد حضرت عمر فاروق ان کو واپس لے کے آئے تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا امیر المومنین! قضائے الٰہی سے گریز کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایسی بات ہمارے شایان شان نہیں حق کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے۔ہاں یہی سمجھ لیں کہ ایک تقدیر الٰہی سے دوسری تقدیر کی جانب بھاگ رہے ہیں یہ تو روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ لوگ اپنی کسی وادی میں اترتے ہیں جس کے پاس پانی ہے وہاں بھی حکم الٰہی ہے اور اگر خشک علاقے میں اترنے کا موقع ملا تو یہ بھی تقدیر الٰہی کی بنیاد پر ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنی ضرورت سے کہیں گئے ہوئے تھے مجھے فرمایا کہ اس سلسلے میں میرے پاس یہ حکم ہے کہ میں نے پیغمبر ﷺ کو کہتے سنا: کہ جب کسی علاقے میں طاعون پھیل رہا ہوں اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو اللہ پر توکل کرتے ہوئے وہاں موجود رہو اور اگر کسی علاقے سے متعلق کسی ایسی بیماری کا پتہ چلے تو ہرگز وہاں پر نہیں جانا"۲۰

اس اثر سے حضرت عمر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کا عمل احتیاط پر عمل کرنا مقدم اور ضروری معلوم ہوتا ہے جبکہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے عمل سے توکل علی اللہ مقدم ہے سمجھا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر خالد غوری لکھتے ہیں:

"کچھ بیماریاں متعدی ہوتی ہیں جن سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر لازمی اختیار کرنا ضروری ہیں مثلاً کالی کھانسی، خسرہ

، خناق، انفلوئنزا (جنگی بخار) کھانسی، بخار، نزلہ، زکام خشام، کن پیڑے، دمہ، ضیق النفس، تپ دق، طاعون (مہاماری) کالی آندھی یہ تمام متعدی بیماریاں ہیں جو کہ اللہ کے حکم سے ہی ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوتی ہیں۔۲۱

دنیا کو جہالت کے اندھیروں سے نکالنے کا اعزاز اسلام کو حاصل ہے جس نے بیماریوں کو ایک دوسرے سے منتقل ہونے کی حقیقت کا انکشاف کیا۔ اسلام نے بتایا کہ بیماری اللہ تعالی کے حکم سے ایک دوسرے کو لگ سکتی ہے۔ اسلام نے بیماریوں کے پھیلاؤ کے طریقے ہی نہیں بلکہ ان سے بچاؤ کے طریقے بھی بتائے۔ اسی طرح مریض بات کرتا ہے تو اس کے منہ سے نکلنے والی ہوا جراثیم سے آلودہ ہوتی ہے اس لیے اس کے قریب جانا خطرے کا باعث ہو سکتا ہے

۔

متعدی امراض میں صحیح نظریہ اور تصور

عربی زبان میں عدوی: اعداء کا اسم ہے ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف منتقل کرنے کے معنی میں آتا ہے یہاں عدوی ایک بیماری کا دوسرے شخص کی طرف منتقل ہونے کے معنی میں ہے بیماری کے متعدی ہونے یا نہ ہونے کے حوالے سے اختلاف ہے۔

حضرت ابو قلابہ اور حضرت عمرو بن شرید کا نظریہ یہ ہے کہ بیماری متعدی ہوتی ہے وہ ان تمام روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں بیماری سے احتیاط کا حکم ہے ذیل میں ان احادیث کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

(۱) عن ابی سلمہ قال سمعت ابا ھریرۃ یقول ان النبی ﷺ قال لا تور دالممرض علی المصح۔۲۲۔

حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں میں شامل نہ کیا جائے۔

(۲) عن سعد بن ابی وقاص اذا کان الطاعون بارض وانتم بھا فلا تفرو منھا واذا کان بارض فلا تھبطوا علیھا۔۲۳

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے جب تم کسی ایسی زمین میں ہو جہاں طاعون ہو تو اس سے نہ نکلو اور جب تم ایسی زمین میں ہو جہاں طاعون پھیل چکا ہو وہاں داخل نہ ہو۔

(۳) عن عکرمۃ بن خالد المخزومی عن ابیہ عن جدہ قال فی غزوۃ تبوک اذا وقع الطاعون بارض وانتم منھا واذا کنتم بغیرھا فلا تقدموا علیھا۔۲۴

حضرت عکرمہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انھوں نے فرمایا غزوہ تبوک کے متعلق جب تم ایسی زمین میں ہو جہاں طاعون ہو تو اس سے نہ نکلو اور جب ایسی زمین میں ہو تو اس میں داخل نہ ہو۔

آثار: (۱) عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ ان عمر بن الخطاب خرج الی الشام فلما جاء بسرغ بلغہ ان الوباء قد وقع بالشام فاخبرہ عبد الرحمٰن بن عوف عن رسول اللہ ﷺ قال فرجع عمر من سرغ۔۲۵

حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ملک شام طرف نکلے جب آپ مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کو وبا کے متعلق خبر پہنچی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے آپ کو اس سلسلے میں حضور ﷺ کا ارشاد سنایا تو آپ مقام سرغ سے واپس آ گئے۔

(۲) عن حمید بن عبدالرحمٰن ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حین اراد الرجوع من سرغ وذکرہ نحوہ مختصرا، وفیہ : انا ان تقدمنا، فبقدر، وان تاخرنا فبقدر، وفی قدر نحن۔ ۲۶

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کا واقعہ مختصر نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ بھی درج ہے کہ ہم آگے جائیں یا پیچھے ہٹیں ہر حال میں اللہ تعالی کی تقدیر میں ہیں۔

ان احادیث اور آثار سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ بعض امراض متعدی ہوتے ہیں ان اسباب کی بناء پر جن کو اللہ تعالی نے عادۃ مریض کے ساتھ اختلاط کی وجہ سے متعدی ہونا بنایا ہے اسی بناء پر احادیث میں تندرست اونٹوں میں بیمار اور خارشی اونٹ کے شامل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی یہ حضرات ان تمام احادیث اور آثار سے استدلال کرتے ہیں جن میں نبی کریم ﷺ نے بیماری کے متعدی ہونے کی نفی کی ہے۔ ذیل میں ان احادیث اور آثار کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) عن سعد بن ابی وقاصؓ قال سعید بن المسیب سالت سعدا عن الطیرۃ فانتھزنی وقال من حدثک فکرھت ان احدثہ فقال سمعت رسول اللہ یقول لا عدوی ولا طیرۃ۔ ۲۷

حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعد سے سوال کیا بد فالی کے بارے میں تو انھوں نے مجھے جھڑکا اور کہا کہ تجھے کون بیان کرتا ہے میں ناپسند کرتا ہوں کہ اسے بیان کروں انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی اور بد فالی کی کوئی حیثیت نہیں۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ لا یعدی سقیم صحیحا۔ ۲۸

حضرت علی سے روایت ہے انھوں نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کسی بیمار آدمی کی بیماری تندرست آدمی کی طرف متعدی نہیں ہوتی۔

(۳) عن ابن عمرؓ عن رسول اللہ ﷺ لا عدوی۔ ۲۹

حضرت عبداللہ بن عمر نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی۔

محدثین نے دونوں قسم کی احادیث میں تطبیق دی ہے جس کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بیماری مستقل اور بالذات متعدی نہیں ہوتی نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے نظریے اور عقیدے کو ختم کرنے کے لئے احتیاط کا حکم دیا ہے کہ لوگ یہ نہ کہنا شروع کردیں کہ یہ بیماری پہلے اونٹ کی وجہ سے لگی ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جس ذات نے پہلے اونٹ کو بیماری لگائی ہے اسی ذات نے باقی اونٹوں کو بھی لگائی ہے۔یا نبی کریم ﷺ کا ہبوط اور خروج سے منع کرنا ایسے ہی ہے جیسا کہ طیرۃ سے منع کرنا اس کے پھیلنے والے اسباب کی وجہ سے نہ کہ بیماری کے متعدی ہونے کی وجہ سے۔اگر ہم فرض کرلیں کہ بیماری متعدی ہوتی ہے تو پھر نبی کریم ﷺ کا مجزوم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھانا کھلانا یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے ولا تقتلوا انفسکم اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو تو نبی کریم ﷺ سے ایسے کیسا متصور ہو سکتا ہے۔لہٰذا کوئی بیماری بالذات متعدی نہیں ہوتی۔

متعدی نظریے کے معاشرے پر اثرات:

متعدی نظریے اور سوچ نے لوگوں کو اتنا زیادہ متاثر کیا کہ لوگ ذہنی مریض بن چکے ہیں وہ اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ کہ ہر وقت یہ سمجھتے ہیں کہ کہیں فلاں شخص سے ہمیں بیماری نہ لگ جائے ان کے اندر بیماری قبول کرنے اور بیماری میں مبتلا ہونے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے میرے نزدیک یہ احتیاط نہیں بلکہ یہ تو خود مرض ہے دنیا میں اس کی بہت سی مثالیں ہیں اور ایسے لوگوں کا علاج کافی مشکل ہو جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات: اسلامی نظریے کے مطابق بیماری اور شفاء من جانب اللہ ہے اللہ تعالی جس کو چاہتے ہیں تندرستی دیتے ہیں جس کو چاہے بیماری میں مبتلاء کردیتے ہیں اللہ تعالی کی ذات یہ کام اسباب کے ساتھ کرنے پر بھی قادر ہیں اور بغیر اسباب کے بھی کرنے پر قادر ہیں اسلام بیماریوں سے متعلق معتدل راہ اختیار کرنے کا روادار ہے۔صفائی اور ستھرائی کا قائل ہے توکل علی اللہ کا درس دیتا ہے۔عقائد کی مضبوطی کا قائل ہے دعاؤں کے اہتمام کا بھی درس دیتا ہے۔انسانی طبعیت اور نفسیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض امراض میں احتیاط اور احتیاط کے بعد معاملہ اللہ تعالی کی ذات پر چھوڑنے کا حکم دیتا ہے موذی مرض میں خود مریض اور اس کے لواحقین کو احتیاطی تدابیر اپنانے کا قائل ہے اور دیگر شخصیات کو اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کا مؤقف

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ شرح نخبۃ الفکر میں اختلاف الحدیث کی بحث میں دونوں قسم کی احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: کہ کوئی بھی بیماری اپنی طبعیت کے اعتبار سے متعدی نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالی کچھ امراض کو مخالطت کی بناء پر بیماری کے متعدی ہونے کا سبب بنا دیتا ہے۔جب وہ سبب پایا جاتا ہے تو مرض متعدی ہو جاتا ہے لیکن کبھی کبھار اس کے برخلاف بھی ہو جاتا ہے کہ مخالطت پائی جارہی ہے لیکن بیماری متعدی نہیں ہوتی۔ آگے چل کر لکھتے ہیں: اولی اور بہتر یہ ہیکہ دونوں قسم کی احادیث کو جمع کرتے ہوئے یوں تطبیق دی جائے کہ نبی کریم ﷺ کا متعدی ہونے کی نفی کرنا اپنے عموم پر باقی ہے کیونکہ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے بیماری کے متعدی ہونے کی نفی کی ہے لیکن وہ حدیث جس میں خارشی اونٹ کے حوالے سے صحابی سے منقول ہے کہ اس کی بناء پر دوسرے اونٹ کو خارش لگ جاتی ہے اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد (فمن اعدی الاول) ان کے اس نظریے کو رد کرتا ہے یعنی نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جس ذات نے پہلے اونٹ کو بیماری لگائی ہے اسی ذات نے دوسرے اونٹ کو بھی لگائی ہے۔ باقی آپ ﷺ نے احتیاط کا حکم دیا تاکہ سبب کی وجہ سے اگر بیماری لگ جاتی ہے تو لوگوں کے عقائد خراب نہ ہو اور اس کی بناء پر بہت سے مفاسد لاحق ہو سکتے تھے۔۳۰

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا موقف

حضرت مولانا نعمۃ اللہ اعظمی صاحب التقریب شرح معانی الآثار میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ حدیث میں متعدی ہونے کی نفی میں اس کا حقیقی مفہوم مراد نہیں بلکہ اہل عرب کے نظریے کو رد کرنا مقصود ہے کہ اہل عرب تعدیہ کو مستقل سبب سمجھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ یکسر نظر انداز کیے ہوئے تھے تو اس نظریے کو ختم کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے متعدی ہونے کی نفی کی ہے۔۳۱

وباوالے مقامات سے دوری میں حکمتیں:

جن مقامات پر وبا پھیل چکی ہو وہاں داخلہ پر پابندی میں درج ذیل حکمتیں ہیں:

پہلی حکمت:

پریشان کن اسباب سے دوری اور اذیت ناک صورتحال سے پرہیز۔

دوسری حکمت:

جس عافیت سے معاش اور معاد دونوں کا گہرا رابطہ ہے اسے اختیار کرنا۔

تیسری حکمت:

ایسی فضا میں سانس لینے سے بچاؤ جس میں عفونت گھر کر گئی ہے اور جس کا ماحول فاسد ہو چکا ہے۔

چوتھی حکمت:

جو لوگ اس مرض کے شکار ہیں، ان کی قربت سے روک، ان کے آس پاس پھرنے سے پرہیز تاکہ ان کے ساتھ ساتھ رہنے کی وجہ سے انہیں تندرست لوگوں کو بھی اس مرض کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سنن ابوداؤد میں مرفوعاً روایت ہے:

"وبا میں گھسے رہنا ہلاکت ہے"

پانچویں حکمت:

بد فالی اور تعدیہ سے بچاؤ، اس لیے کہ طیرہ تو اس کے لئے ہے جو بد فالی پسند کرتا ہے، ورنہ اس ممانعت میں کہ ایسے علاقوں میں داخل نہ ہو صرف اجتناب اور احتیاط مقصود ہے نیز برباد کن اسباب اور تباہی آور وجوہ سے بھی سابقہ رکھنے سے ممانعت ہے اور فرار سے روکنے میں توکل، تسلیم و رضا، تفویض۔ اس طرح پہلی صورت میں تعلیم و تادیب ہے دوسری میں تفویض و تسلیم مقصود ہے۔

دیکھنے سے منع کرنے میں حکمتیں:

(۱) کراہت پیدا ہونے کی وجہ سے منع فرمایا

(۲) ذہنی پریشانی سے بچانا مقصود تھا

(۳) مدافعتی نظام متاثر ہو سکتا تھا

(۴) بار بار دیکھنے سے قریب آنے کے چانس بڑھ سکتے تھے اور اس کے نتیجے میں متاثر ہو سکتا تھا

(۵) بیمار کی دل آزاری سے بچانا مقصود تھا

(۶) جراثیم کے ہوا سے اڑ کر بیماری میں واقع ہونے کا اندیشہ تھا

تجاویز:

۱۔ مریض کو چاہیے کہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے ادویات کا استعمال کرے۔

۲۔ حفاظتی تدابیر کو اختیار کریں کریں۔

۳۔ مریض کو وہم، شکوک و شبہات سے اپنے دل و دماغ کو پاک رکھنا چاہیے۔

۴۔ مریض کی عیادت کے لیے لئے موجودہ دور موبائل فون پر خیریت دریافت کرنا زیادہ معقول ہے۔

۵۔ اس وبا کے دوران حفظان صحت کے اصولوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

۶۔ مریض کی ذمہ داری ہے کہ وہ احتیاطی تدابیر کو اختیار کرے تاکہ بیماری کسی دوسرے شخص کی طرف منتقل نہ ہو سکے۔

۷۔ موت کا ایک وقت مقرر ہے نہ ایک ساعت بڑھ سکتی ہے اور نہ ہی کم ہو سکتی ہے اس لئے اللہ پر کامل یقین ہو موت اور زندگی اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۸۔ مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے۔

خلاصہ بحث:

اس بحث کا خلاصہ ہم ان الفاظ میں پیش کر سکتے ہیں:

امراض کے متعدی ہونے یا نہ ہونے کے متعلق دونوں قسم کی احادیث بھی ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا عمل بھی اس پر شاہد ہے لہٰذا اگر عقیدہ و نظریہ یہی رکھا جائے کہ امراض متعدی نہیں ہوتی لیکن ان

امراض کے ایام میں احتیاطی تدابیر پر عمل پیرا ہونا یہ بھی اسلام کی تعلیمات ہیں اور نبی کریم ﷺ نے شدت کے ساتھ حکم بھی دیا ہے اس صورت میں دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو جائے گا اور ان تمام مفاسد سے بھی چھٹکارہ مل سکتا ہے جو عدم تعدیہ کا نظریہ نہ رکھنے کی صورت میں ہو سکتا ہے امراض کا متعدی ہونا عرف میں ظہور پذیر ہے اس لیے احتیاط لازم ہے اللہ تعالی کی ذات سے امید ہے کہ اپنے نبی ﷺ کی برکت سے ان وباؤں سے نجات دیں گے مثل تابیر نخل کے (عن رافع بن خدیج قال قدم نبی ﷺ المدینۃ و ھم یؤبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعه قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا فترکوه فنقصت قال فذکروا ذلک له فقال انما بشر اذاامرتکم بشیء من امر دینکم فخذوابه واذاامرتکم بشیء من رایی فانما انا بشر)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے اس وقت مدینہ کے لوگ کھجور کے درختوں میں تابیر کیا کرتے تھے نبی کریم ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم یہ کیا کرتے ہو؟ اہل مدینہ نے عرض کیا، ہم ایسا ہی کرتے آ رہے ہیں، اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو، چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے آپ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر اسے چھوڑ دیا، اس سال پھل کم ہوا، راوی کہتے ہیں کہ اس کا تذکرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے نبی کریم ﷺ سے کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایک آدمی ہوں لہذا جب میں تمہیں کسی ایسی چیز کا حکم دوں جو تمہارے دین کے متعلق ہو تو اسے قبول کر لو اور جب میں کوئی بات اپنی عقل سے تمہیں بتاؤں تو سمجھ لو کہ میں بھی انسان ہوں۔

اس حدیث کی تشریح میں محدثین سے یہ منقول ہے کہ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اللہ کے نبی ﷺ کے پاس نہ جاتے تو ممکن تھا کہ اللہ تعالی کی ذات طریقہ ہی تبدیل کر دیتے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International Licence.

حواشی و حوالہ جات:

(۱) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ج ۲، مکتبہ امدادیہ ملتان، ص، ۸۵۲

Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Al-Jami 'al-Sahih, vol. 2, Maktaba Imdadia Multan, p:852.

(۲) سورۃ الروم، ۳۰، ۴۰ Surah Rum, 30, 40.

(۳) سورۃ النور، ۲۴، ۶۰ Surah Al-Noor, 24, 60.

(۴) سورۃالبقرۃ، ۱۸۲، ۲ Surah Al-Baqarah, 2, 182.

(۵) اصلاحی، صدرالدین، اسلام اور اجتماعیت، اسلامی پبلیکیشنز لاہور، ص، ۱۷

Islahi, Sadruddin, Islam awr Ijtimaʼyat, Islami Publications Lahore, p:17.

(۶) الجوزی، ابن قیم، (مترجم حکیم عبدالرحمٰن) طب نبوی، گوہر پبلیکیشنز، ص، ۴۲
Al-Jawzi, Ibn Qayyim, (Mutarjim Hakim Abdul Rahman) Tib Nabavi, Gohar Publications, p.42.

(۷) ترمذی، محمد بن عیسی، السنن، ۲۰۳۸ Tirmidhi, Muhammad ibn Isa, Sunan, 2038.

(۸) سورۃالنحل، ۶۹، ۱۶ Surah al-Nahal, 16, 69.

(۹) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ۵۶۸۸
Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jami 'Al-Sahih, 5688.

(۱۰) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ۳۰۳۷
Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jami 'Al-Sahih, 3037.

(۱۱) ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، ۳۵۴۴
Ibn Majah, Muhammad bin Yazid, Sunan, 3544.

(۱۲) ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، ۳۵۴۳
Ibn Majah, Muhammad bin Yazid, Sunan, 3543.

(۱۳) علوی، ڈاکٹر خالد، سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی، الفیصل ناشران لاہور، ص، ۱۳۹
Alvi, Dr. Khalid, Sans ki Bimari awr E'laj Nabavi, Al-Faisal Publishers Lahore, p:139.

(۱۴) مسلم بن حجاج، الصحیح المسلم، ۵۷۹۱ Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, 5791.

(۱۵) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ۶۶۱۹
Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jami 'Al-Sahih, 6619.

(۱۶) مسلم بن حجاج، الصحیح المسلم، ۲۲۲۰ Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, 2220.

(۱۷) مسلم بن حجاج، الصحیح المسلم، ۲۲۱۹، باب الطاعون والطیرۃ والکہانۃ ونحوہا
Muslim Ibn Hajjaj, Al-Sahih Al-Muslim, 2219, Bab al-Ta'uoon wa Tayra wal Kahana wa Nahwaha.

(۱۸) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ۵۷۳۰، باب مایذکر فی الطاعون
Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, 5730, Bab Ma Yuzkar Fi al-Ta'uoon.

(۱۹) ابن قیم، طب نبوی، (مترجم عبدالرحمٰن،) ص، ۸۳
Ibn Qayyim, Tib Nabavi, (Mutarjim, Abdul Rahman,) p:83.

(۲۰) طہاوی، شرح معانی الآثار، مترجم نعمۃاللہ، مکتبہ دیوبند،
Tahawi, Sharh Ma'ani Al-Athar, Mutarjim Naimatullah, Maktaba Deoband,

(۲۱) علوی، ڈاکٹر خالد، سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی، الفیصل ناشران لاہور، ص، ۱۳۹
Alvi, Dr. Khalid, Sans ki Bimari awr E'laj Nabavi, Al-Faisal Publishers Lahore, p:139.

(۲۲) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ۵۷۷۴، باب ما یذکر فی الطاعون

Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jam'a al-Sahih, 5774, Bab Ma Yuzkar Fi al-Ta'uoon.

(۲۳) مسلم بن حجاج، الصحیح المسلم، ۲۲۱۹، باب الطاعون والطیرۃ والکھانۃ و نحوہا

Muslim Ibn Hajjaj, Al-Sahih Al-Muslim, 2219, Bab al-Ta'uoon wa Tayra wal Kahana wa Nahwaha.

(۲۴) طحاوی، شرح معانی الآثار، (مترجم نعمۃ اللہ) مکتبہ دیوبند، ص، ۲۸۰

Tahawi, Sharh Ma'ani Al-Athar, (Mutarjim Naamatullah) Maktabah Beoband, p:280.

(۲۵) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ۵۷۳۰، باب ما یذکر فی الطاعون

Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, 5730, Bab Ma Yuzkar Fi al-Ta'uoon.

(۲۶) مسلم بن حجاج، الصحیح المسلم، ۲۲۱۹، باب الطاعون والطیرۃ والکھانۃ و نحوہا

Muslim Ibn Hajjaj, Al-Sahih Al-Muslim, 2219, Bab al-Ta'uoon wa Tayra wal Kahana wa Nahwaha.

(۲۷) طحاوی، شرح معانی الآثار، (مترجم نعمۃ اللہ) مکتبہ دیوبند، ص، ۲۸۱

Tahawi, Sharh Ma'ani Al-Athar, (Mutarjim Namatullah) Maktab Deoband, p:281.

(۲۸) ایضا Ibid

(۲۹) بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ۵۷۳۰، باب ما یذکر فی الطاعون

Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, Bab Ma Yuzkar Fi al-Ta'uoon.

(۳۰) ابن حجر، احمد، نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص، ۹۴

Ibn Hajar, Ahmad, Nuzhatun Nazar Fi Tawzeeh Nukhbatul Fikar, p:94.

(۳۱) نعمۃ اللہ، التقریب، مکتبہ دیوبند، ص، ۲۸۱

Ne'matullah, al-Taqreeb, Maktabah Deoband, p281.